Dr. Rizwana Perween

R.N. College Hajipur Vaishal

B.A Part-I (Hon.)

Paper - I

Date - 29/10/2020

Time:- 10:30 - 11:20 A.M

Topic:- Urdu Ghazal.

اردو غزل

غزل اردو شاعری کی مقبول ترین صنف رہی ہے اور اردو کا ہر شاعر خواہ بعد میں وہ کسی بھی حیثیت اور فن کی وجہ سے مشہور ہوا ہو اس کی شاعری کی ابتدا غزل سے ہی ہوتی ہے۔

غزل کے لغوی معنی میں عشق و محبت کی باتیں خاص طور سے اپنے محبوب اور دوستوں سے کرنا۔ مگر اصطلاح میں غزل اس صنف سخن کو کہتے ہیں جس میں حسن و عشق، تصوف و فلسفہ اور اخلاق وغیرہ کے مضامین بیان ہوں۔ مگر اب یہ صنف مختلف ادوار میں ترقی کر کے عاشقانہ مضامین کی تنگ گلیوں سے نکل کر اس بازار میں آچکی ہے جس میں زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر شئے کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ یہ تنوع ہی اس کی بے پناہ مقبولیت کا سبب ہے اب اس صنف میں صرف انفرادی جذبات و خیالات کا اظہار ہی نہیں ہوتا بلکہ ملکی و سماجی مسائل، اقتصادی ناہمواریاں اور روحانی بالیدگی وغیرہ کا اظہار بھی غزل کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔

غزل کے موضوعات

(۱) جمالیات

غزل میں شاعر جب جمالیات سے متاثر ہوتا ہے تو وہ محبوب کے تعلق سے اپنے اوپر بیتنے والے حالات کو قلم بند کرتا ہے۔ اس میں وہ ہجر و وصال، شکوہ، تعریف انتظار، شدت غم، محبوب سے چھیڑ چھاڑ، رقیبوں کی چیرہ دستیاں سب کو الفاظ کی شکل دیتا ہے۔ جب اس طرح کے جذبات و احساسات موزوں الفاظ کے ذریعہ شعر کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں تو وہ غزل بن جاتے ہیں اور کامیاب

غزل کی پہچان یہ ہے کہ جو خود پر بیتے اسے اس انداز میں پیش کرو کہ یہ اس طرح کے حالات سے گذرنے والے سارے لوگوں کی ترجمان بن جائے۔

غزل میں خارجی حسن، تل، گیسو، رخسار، جسم کی وضع قطع اور محبوب کی چال ڈھال کا بھی ذکر ملتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ حسن و عشق سے پیدا ہونے والی اندرونی کیفیات اور داخلی واردات کا اظہار بھی غزل کے ذریعہ کیا جاتا ہے اسی لیے غزل کو ہم SUBJECTIVE صنف کہتے ہیں۔

غزل میں چونکہ عورتوں سے باتیں کی جاتی ہیں اس لیے اس میں اشارہ، کنایہ اور تشبیہ و استعارہ کا بھی استعمال اور رانداز پایا جاتا ہے اور بات میں حسن اور زور پیدا کرنے کے لیے تغزل، مضمون آفرینی اور تخیل کا بھی سہارا لیا جاتا ہے۔

(۲) تصوف

غزل میں تصوف کے پیچیدہ مضامین کی ادائیگی کا آغاز بھی بہت شروع سے ملتا ہے۔ اپنے اشعار کے ذریعہ شاعر خدا کی ذات، اس کی صفات، اس کے کمالات خدا سے اپنا اور کائنات کا تعلق وغیرہ ظاہر کرتا ہے اور خود کو خدا کا سب سے بڑا عاشق ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اردو میں ابن عربی کا نظریہ وحدت الوجود اور مجدد الف ثانی کا نظریہ وحدت الشہود وغیرہ کے افکار سے متاثر شعرا میں ولی، جگر، غالب، میر اور اقبال وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

(۳) فلسفہ اور معاشرت کے مسائل

غزل میں فلسفیانہ مضامین کا بیان باقاعدہ طور پر غالب سے شروع ہوتا ہے۔ فلسفہ افادیت، فلسفہ روحانیت، فلسفہ حقیقت، فلسفہ ربوبیت وغیرہ کے عناصر اردو شاعری (غزل) میں جہاں تہاں مل جاتے ہیں۔ جن شعراء کے یہاں فلسفیانہ افکار میں پختگی ہے وہ غزل میں معاشرتی اور سیاسی مسائل کو بھی پیش کرتے ہیں۔ آج

کے دورِ جدید میں اب شعراء اس پہلو سے زیادہ باشعور ہیں۔ وہ غزل کو وجدان نہیں بلکہ شعور کی پیداوار خیال کرتے ہیں۔ شمیم حنفی، بشیر بدر، جذبی وغیرہ کا نام اس تعلق سے بلا تکلف لیا جا سکتا ہے۔

غزل وجدانی کیفیت کے پرخلوص اظہار کا بھی نام ہے اس لیے اس صنف سخن کے ذریعے شاعر تخیل کی بلندی پر پہونچ کر ہمارے دلوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

ان تمام باتوں کے باوجود یہ بات سچ ہے کہ غزل کا لہجہ ہر دور میں رومانی اور اسلوب علامتی رہا ہے جس کے بارے میں غالب یوں کہتے ہیں۔

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو　　بنتی نہیں ہے ساغر و مینا کہے بغیر

غزل کی ہیئت

ہیئت کے اعتبار سے غزل اشعار کا وہ مجموعہ ہے جس کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم ردیف و ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ اسے مطلع کہتے ہیں۔ باقی اشعار کے پہلے مصرع میں ردیف و قافیہ کی کوئی پابندی نہیں رہتی تاہم دوسرے مصرعے میں یہ پابندی برقرار رہتی ہے۔ اگر ایک مطلع کے بعد دوسرا شعر بھی ردیف و قافیہ کی پابندی کے ساتھ پھر آجاتا ہے تو اسے حسن مطلع کہتے ہیں۔ غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

غزل کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے اشعار میں کوئی معنوی ربط و تسلسل نہیں ہوتا بلکہ اس کا ہر شعر اپنی ایک منفرد اکائی ہوتا ہے یعنی ہر شعر اپنے اندر ایک مکمل مفہوم رکھتا ہے۔ اس طرح غزل کی خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ کم سے کم الفاظ میں زیادہ سے زیادہ مفہوم ادا کر دیے جائیں۔